بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ جیا نے یہ ناول (تیرا میرا عشق) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔ اس ناول (تیرا میرا عشق) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

مصطفیٰ صبح کیبن میں آیا تو اجیہ کیبن میں نہیں تھی اس نے ٹائم دیکھا تو ابھی پانچ منٹ باقی تھے اسے لگا کہ کل کی طرح آج بھی اجیہ وقت پر کافی لے کر آئے گی پر جب آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد بھی وہ نہ آئی تو اسنے ریسپشن پر کال کر کے رابعہ سے پوچھا جس نے ڈرتے ڈرتے بتایا کہ وہ ابھی تک نہیں آئی مزید گھنٹہ گزرا تو مصطفیٰ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور اس نے افروز کو فون کر کے اپنے کیبن میں بلوایا۔

"تم نے کیا سوچ کر اس جاہل، بدتمیز لڑکی کو یہاں کام پر رکھا تھا" افروز کے اندر قدم رکھتے ہی مصطفیٰ پھٹ پڑا۔

"ارے کیا ہو گیا ہے یار صبح صبح کیوں ڈرا رہا ہے مجھے" افروز نے اسے حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ جاہل اور پھوہڑ لڑکی جس کو تم نے میری سیکرٹری بنا رکھا ہے اسکی بات کر رہا ہوں میں اب تک میڈم آفس نہیں آئی" مصطفیٰ نے غصے سے افروز کو بتایا۔

"یار وہ..."اس سے پہلے افروز کچھ بولتا آفس کا دروازہ ٹھاہ کر کے کھلا اور اجیہ اندر آئی۔

"تم...ٹائم دیکھا ہے تم نے"مصطفیٰ نے جیا کو دیکھتے ہی غصے سے کہا۔

"سر میں بہت دکھی ہوں پلیز آج تو آپ مجھے معاف رکھیں ہر وقت دھونس جماتے رہتے ہیں"اجیہ نے روہانسے لہجے میں کہا تو مصطفیٰ نے اسکا چہرہ غور سے دیکھا... سرخ ناک گلابی گال اور سوجی ہوئی آنکھیں جو نمی کی وجہ سے چمک رہی تھیں۔

"مس اجیہ آپ ٹھیک تو ہیں"افروز نے اجیہ کو دیکھتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا بس اتنا پوچھنے کی دیر تھی کہ جیا نے اونچا اونچا رونا شروع کر دیا افروز تو افروز مصطفیٰ بھی ہکا بکا رہ گیا۔

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ"مصطفیٰ نے چڑتے ہوئے پوچھا تو اجیہ اور تیز رونا شروع ہو گئی تو افروز نے مصطفیٰ کو گھوری سے نوازا۔

"یہ لیں پانی پیئیں آپ اور پھر بتائیں کہ کیا ہوا ہے" افروز نے پانی کا گلاس اجیہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جو وہ غٹا غٹ چڑھا گئی پھر بولی۔

"سرر..وہ...وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا..ابھی ہفتہ پہلے ہی میں اسے خود گھر لائی تھی" اجیہ نے کہا اور دوبارہ رونا شروع ہو گئی۔

"کون" اب کی بار مصطفی نے جھنجلاتے ہوئے پوچھا۔

"میرا عزیز میری جان سرررر... گھر میں سب نے منع کیا تھا لیکن میں نے اماں کی مخالفت مول کے اسے اپنے ساتھ رکھا" اجیہ نے نہایت دکھی لہجے میں بتایا۔

"آپ ایسی لگتی تو نہیں" افروز نے حیرانگی سے کہا۔

"سر میں اس کے لیئے کچھ بھی کر سکتی ہوں وہ ہے ہی اتنا پیارا۔۔۔ موٹی آنکھیں وہ بھی سبز رنگ کی آپ دیکھتے تو فدا ہو جاتے "اجیہ نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

"استغفر اللہ میں کیوں فدا ہونے لگا کسی لڑکے پر "افروز نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"سر رراور۔۔۔اور اسکی مونچھیں اتنی گھنی اور براؤن تھیں میں نے خود تراشی تھیں" اجیہ نے روتے ہوئے بتایا۔

"توبہ کتنی بے باک لڑکی ہے "مصطفٰی نے اجیہ کو دیکھتے ہوئے دل میں کہا۔

"سر راور اتنے پیارے بوندے لگے تھے سرمے کے "اجیہ نے بچوں کی طرح آنکھیں ملتے ہوئے کہا اور ٹیشو سے اپنا ناک صاف کیا۔

"وہ سرمہ بھی لگا تا تھا۔۔۔"افروز نے اب کی بار اپنی آنکھیں اور کھول کر اجیہ کو دیکھا تو وہ ہاں میں سر ہلا گئی۔

"اتنی عجیب پسند ہے اس لڑکی کی" مصطفیٰ بڑبڑایا۔

"سرررکیا بڑبڑ کررہے ہیں آپ...اگر نہیں سننی میری دکھی داستان تو میں کسی اور کو سنادونگی" اجیہ مصطفیٰ کو بڑبڑاتا دیکھ بولی اور دوبارہ رونا شروع ہوگئی۔

"اوہو آپ بتائیں اسے چھوڑیں" افروز نے اجیہ کو دوبارہ ٹیشو دیتے ہوئے کہا تو مصطفیٰ نے افروز کو گھور کر دیکھا۔

"سر اتنے گھنے اور ریشمی بال تھے اسکے دل کرتا تھا بس ہاتھ پھیرتی رہوں" اجیہ نے دوبارہ بتانا شروع کیا لیکن مصطفیٰ کی بس ہوگئی۔

"بدتمیز لڑکی... تمھیں تھوڑی تو شرم کرنی چاہیئے" مصطفیٰ نے سخت لہجے میں اجیہ کو گھڑکا۔

"سر اس میں شرم کہاں سے آگئی اب میں نے تو نہیں کہا تھا کہ اسکے بال ایسے ہوں اور ایک رات کو وہ میرے بیڈ پہ آگیا وہ کیا ہے نہ میرے بغیر اسکو نیند نہیں آتی لیکن پھر اماں آکر غصہ ہوئیں تو میں نے اسے باہر بھیج دیا" اجیہ نے شاہ کو لمبا سا جواب دیتے ہوئے بتایا تو اب اسکی برداشت بالکل ختم ہو گئی۔

"ہاں تو یہ سب کون سی ماں برداشت کر سکتی ہے تمہاری ماں کی ہمت ہے اگر کوئی اور یہ سب دیکھتا تو مر جاتا" مصطفی نے نہایت کھردرے لہجے میں کہا جب کہ افروز تو سکتے کی کیفیت میں تھا۔

"کیوں سر وہ کوئی بھوت تو تھا نہیں جسے دیکھنے کے لیئے اماں کو ہمت چاہیئے تھی آپ تو حد کرتے ہیں اتنا پیارا تھا وہ... سر میں کیا کروں کہاں ڈھونڈوں اسے پتہ نہیں کہاں ہو گا وہ بے زبان" اجیہ کو دوبارہ ٹام کی فکر ہوئی اور اسکی آنکھیں پھر برسنا شروع ہو گئیں۔

"ہیں تو کیا وہ بول بھی نہیں سکتا تھا بہت افسوس ہوا" افروز نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔

"بنا بولے کرتوت دیکھو اگر بولتا تو پتہ نہیں اور کیا کیا کرتا" مصطفیٰ نے ناگواری سے کہا۔

"سر آپ تو اسکے پیچھے ہی پڑ گئے ہیں آپکو پتہ نہیں کیا اللہ واسطے کا بیر ہو گیا ہے اسکے ساتھ" اجیہ نے بھی تیوری چڑھا کر
مصطفیٰ سے کہا۔

"تو اور پھول نچھاور کروں ایسے بن"... مصطفیٰ نے ابھی بولنا شروع ہی کیا تھا کہ اجیہ نے اسے ٹوک دیا۔

"میں اپنے سویٹو کے بارے میں کچھ نہیں سنوں گی اور آپکو کچھ بھی بتانا فضول ہے پتہ نہیں بیچارے نے کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہیں میں صدقے جاؤں تم واپس آ جاؤ" اجیہ

نے مصطفیٰ کو روکتے ہوئے کہا اور ٹام کو یاد کر کہ دوبارہ رونے لگی تو افروز پھر حیران ہوا جبکہ مصطفیٰ کا غصہ آسمان کی بلندیوں کو پہنچنے لگا۔

"تم ہوش میں تو ہو کیا اول فول بول رہی ہو" مصطفیٰ نے غصے سے چلاتے ہوے کہا۔

"سر ایسا بھی کیا بول دیا میں نے جو آپکا پارہ ہائی ہو رہا ہے" اجیہ نے کہتے ہوئے اور تیز رونا شروع کر دیا۔

"اسطرح کے دکھ کسی اور کو سناؤ یہاں پر ایسی بے ہودگی نہیں چلے گی" مصطفیٰ نے اجیہ کو انگلی دکھاتے ہوئے صاف منع کیا۔

"آپ تو پتھر دل ہیں سر... وہ تو اتنا اچھا تھا اسکی کمر پہ دل بنا ہوا تھا اسکے بالوں سے... میں اس پہ ہاتھ پھیرتی تھی تو وہ میری گود میں سر رکھ کر سوتا تھا" اجیہ نے ٹام کی شان میں قصیدہ پڑھتے ہوئے مصطفیٰ کی بات کو اگنور کیا۔

"استغفر اللہ لڑکی ہوش کرو بس بہت ہوا کب کا تمہاری بکواس سن رہا ہوں... شرم نہیں آتی تمہیں" مصطفٰی نے اب کی بار میز پر ہاتھ مار کر کہا تو اجیہ کو بھی غصہ آیا۔

"سر مجھے اپنے کیئے پر کوئی شرمندگی نہیں میں اس سے پیار کرتی تھی... کرتی ہوں.. اور کرتی رہوں گی" اجیہ نے مصطفٰی کو گھورتے ہوئے دوٹوک کہا۔

"اجیہ آپ چپ کر جائیں" اب کی بار افروز نے بھی اسے منع کیا۔

"ایسے کیسے چپ کر جاؤں یہ تو ایک نمبر کے ظالم ہیں انہیں قدر ہی نہیں ہے کسی کے احساس کی...اتنا معصوم سا تو تھا وہ" اجیہ نے دوبارہ کہا۔

"تم بدتمیز لڑکی... یہ سب آفس کے باہر رکھو" مصطفٰی نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے طیش میں کہا۔

New Era Magazine

"ہاں تو میں کونسا آفس میں لائی ہوں اسے آپ جیسے کھڑوس کو وہ بیچارہ دیکھ کے ویسے ہی ڈر جائے "اجیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہیں اتنا ڈرپوک... کیا بندہ ہے یار "افروز نے سوچا۔

"تم میں تمیز کے ساتھ ساتھ شرم بھی نہیں رہی "مصطفیٰ نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔

"ایسا کیا کر دیا ہے میں نے جو بار بار آپ میری انسلٹ کر رہے ہیں "اجیہ نے تپے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ تھوڑا کچھ کیا ہے تم نے... ارے گھر والے منع کر رہے تھے تو ان کا ہی لحاظ کر لیتی "مصطفیٰ نے اسے شرم دلانی چاہی۔

"گھر والے چاہے کچھ بھی کہیں پر میں ظالم بالکل بھی نہیں ہوں کہ اس بن ماں کے بچے کو باہر نکال دیتی "اجیہ نے مصطفیٰ کو دیکھتے ہوئے ڈٹ کر کہا۔

"وہ یتیم تھا کیا"افروز نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"سر میں یہ نہیں جانتی کہ اسکا باپ ہے یا نہیں پر ماں نہیں تھی اگر اسکی ماں ہوتی تو بیچارہ کبھی نہ رلتا"اجیہ نے اداس سے لہجے میں کہا۔

"ہاں بن ماں کے بچوں کی تو ویسے بھی کوئی زندگی نہیں...میں دعا کرونگا آپکو وہ مل جائے"افروز نے جزباتی ہو کر کہا تو مصطفیٰ نے افروز کو غصے سے گھورا۔

"سر مجھے تب تک سکون نہیں ہو گا جب تک میں اسے دیکھ نہ لوں...اتنا نرم دل تھا کہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا تھا"اجیہ نے کھوئے ہوئے لہجے میں بتایا۔

"ہیں لڑکا تھا کے لڑکی جو نرم تھا"افروز نے کان کھجاتے ہوئے پوچھا۔

"تم بکواس بند کرو کیسی باتیں کر رہے ہو یہ تو ہے ہی پاگل تم بھی اسکے ساتھ شامل ہو گئے ہو" مصطفی نے افروز کو ٹوکتے ہوئے منع کیا۔

"ہاں ہاں ایک آپ ہی عقلمند ہیں خود کو تیس مار خان سمجھتے ہیں بڑے آئے... حکم تو ایسے کر رہے ہیں جیسے شہزادہ گلفام ہوں یہ جو بڑے طرم خان بنتے ہیں نہ آپ کبھی کسی کا دکھ سمجھ لیا کریں" اجیہ نے مصطفی کو ٹھیک ٹھاک سناتے ہوئے کہا۔

"جو بھی ہوں یہاں دکھڑے سننے کے لیئے نہیں بیٹھا کام کرتا ہوں تم اپنے یہ دکھڑے کسی اور کو سناؤ بلکہ یہ پاگل ہو گیا ہے اسے لے جاؤ ساتھ اور جی بھر کر روؤ پر خدا کے لیئے میرا دماغ نہ کھاؤ" مصطفی نے تیز لہجے میں اجیہ سے کہتے ہوئے افروز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور دوبارہ بیٹھ گیا تو اجیہ نے سچ میں دوبارہ رونا شروع کر دیا۔

"اوہووو... آپ تو نہ روئیں میں اسے ڈھونڈنے میں آپکی مدد کروں گا اسکی کوئی نشانی وغیرہ بتائیں" افروز نے اسے کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

"نشانی...ہاں سر اسکی دم ہاں...اسکی براؤن دم پہ سفید لائن تھی جب دم ہلاتا تھا تو وہ بہت پیارا لگتا تھا" اجیہ نے کچھ سوچتے ہوئے اچانک جوشیلے لہجے میں کہا تو افروز کے ساتھ مصطفیٰ بھی حیران ہوا۔

"دم بھی تھی اسکی ہائے یہ میں کیا سن رہا ہوں کتنا عجیب انسان تھا" افروز نے حیرانگی سے سر ہلاتے ہوئے کہا اور میز سے پانی کا گلاس اٹھالیا۔

"دم... کس کی بات کر رہی ہو تم" مصطفیٰ نے ماتھے پر بل ڈال کر پوچھا۔

"میرا ابلاٹام جسکو پچھلے دنوں ہی میں سڑک سے اٹھا کر اپنے گھر لے کر گئی تھی" اجیہ نے جھنجھلاتے ہوئے کہا تو پانی پیتے افروز کو اچھو لگا اور سارا پانی منہ سے باہر گر گیا لیکن افروز ہنس ہنس کر پاگل ہوا جا رہا تھا جب کہ مصطفیٰ کو ہنسی کے ساتھ غصہ بھی آ رہا تھا۔

"مطلب تم پچھلے دو گھنٹے سے بلے کو رو رہی تھی "مصطفٰی نے ماتھے پر تیوری چڑھاتے ہوئے کہا۔

"سر پلیز اسکا نام اچھے سے لیں ورنہ مجھے دکھ ہو گا "اجیہ نے منہ پھلا کر بچوں کی طرح کہا تو افروز کا قہقہہ نکل گیا۔

"مجھے لگتا ہے میں عنقریب پاگل ہو کر پاگل خانے جانے والا ہوں "مصطفٰی نے سر پر ہاتھ رکھ کر پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔

"یہ ہی تو سر... میں کب کی مشورہ دیتی رہتی تھی.... آپکو آج لگا مجھے تو کب کا معلوم تھا کہ آپ کو پاگل خانے کی نہایت ہی ضرورت ہے "اجیہ نے مصطفٰی کو مشورے دیا تو افروز نے قہقہے پہ قہقہے لگانا شروع کر دیے۔

"تم جاؤ یہاں سے ورنہ میرے ہاتھوں دو دو قتل ہو جائیں گے "مصطفیٰ نے اجیہ اور افروز کو گھورتے ہوئے کہا تو اس نے منہ بنایا جبکہ افروز تو اپنا پیٹ پکڑے ہنستا ہی چلا گیا۔

"سر آپ ہنس ہنس کر میرے زخموں پر نمک تو نہ چھڑکیں "اجیہ نے افروز کو پاگلوں کی طرح ہنستا دیکھ کر گھور کر کہا لیکن افروز کے منہ سے کوئی بات ہی نہ نکلی۔

"دفع ہو جاؤ تم دونوں یہاں سے "مصطفیٰ نے اب کی بار چلاتے ہوئے کہا۔

"سر آپ ہمارے ساتھ دفع نہیں ہونگے "اجیہ جو اپنی جون میں واپس آچکی تھی اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔

"گیٹ آؤٹ ورنہ میں تم دونوں کا خون پی جاؤں گا "مصطفیٰ نے دانت پیس کر کہا۔

"ہیں سر آپ یہ کام بھی کرتے ہیں اور کتنے راز ہیں جو آپ نے چھپائے ہوئے ہیں تفصیل سے بتائیں ناں ذرا" اجیہ نے اسکی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنی بات کہی تو افروز نے دوبارہ دانتوں کی نمائش کی تو مصطفیٰ غصے سے میز پر ہاتھ مارتے کھڑا ہوا جس کے نتیجے میں وہ دونوں گدھے کے سر سے سینگوں کیطرح غائب ہوئے تو مصطفیٰ کے لب ہلکا سا مسکرائے اور پھر تھوڑی دیر والی ساری باتیں یاد کرتے ہوئے کچھ ہی پل میں مصطفیٰ کا کمرہ قہقہوں سے گونجنے لگا۔

☆☆☆☆☆

(جاری ہے۔)

نوٹ

تیرا میرا عشق پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine